ان فی هذا لبلاغا لقوم عابدین

حسب فرمایش سعید کونین رشید دارین جناب شیخ نظیر حسین صاحب تعلقہ دار

تصنیف شریف عالم لوذعی فاضل لمعی جناب [illegible] الحنفی لکھنوی قدس سرہ

عمدۃ الفرائد

ترجمہ

العقائد

تصحیح صاحب الذہن الثاقب جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آسی پریس لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدك يا من انطق لسان المسلمين باقرار الرسالة والتوحيد، وشرفهم على سائر المخلوقات بلطفه وكرمه المزيد، ونصلي ونسلم على رسولك سيدنا محمد موسس اصول الدين والاسلام وعلى آله وصحبه البررة الكرام -

امابعد - کہتا ہی فقیر ابو السلم محمد سلم ابن تذکرۃ السلف الصالحین وتبصرۃ الخلف الفالحین مولانا الشیخ ابی الکرم محمد اکرم - ابن مجمع الکمالات الانسیہ ومنبع البرکات القدسیہ مولانا الشیخ الحاج الحافظ ابی الاحیا محمد نعیم ادخلہما اللہ العزیز الغفار، جنات تجری من تحتہا الانہار - کہ چونکہ مین نے اپنے زمانے کے اکثر حضرات کو دیکھا کہ بسبب علم کے جاتے رہنے اور جہل کے شائع ہوجانے کے عقائد اسلامیہ سے بالکل بے بہرہ ہین خاصکر جہلا فرق متخالفہ کے ساتھ ربط وضبط کے باعث یوماً فیوماً ایسے امور سے بالکل ہاتھ کھینچتے جاتے ہین بلکہ اپنی رای زنی سے ایمان مین فتور ڈال رہے ہین - اس بنا پر مجھے خیال ہوا کہ کوئی اردو رسالہ عقائد مین ایسا عام فہم لکھنا چاہیے جس سے مسائل عقائد لوگون پر منکشف ہوجاوین اور لوگ راہ راست پر آجاوین اسلئے مین نے مسائل عقائد کو جمع کرنا شروع کیا اور عقائد نسفی کے اقوال کو اردو زبان مین مرتب کرکے اسکا نام عمدۃ الفرائد ترجمۃ العقائد رکھا اس رسالہ مین مین نے اپنی جانب سے کچھ رای زنی نہین کی - بلکہ قدما ہی کے اقوال پر اکتفا کرلی - اللہ تعالیٰ اسکو مقبول کرے - اور مسلمانون کو راہ راست پر لگاوے -

آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل حق کا ارشاد ہی کہ حقائق موجودات متحقق ہین اور اُنکا علم واقعی ہی برخلاف سوفسطائیہ کے کہ وہ اسکے منکر ہین
اسباب علم مخلوق کے حق مین تین ہین۔ ایک حواس سلیمہ۔ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل۔ حواس پانچ ہین
ایک سمع۔ دوسرے بصر تیسرے شم۔ چوتھے ذوق۔ پانچوین لمس۔ انمین ہر ایک سے وہ اشیاء کی مخصوصہ یافت
ہوتے ہین جنکے احساس کیواسطے اللہ تعالیٰ نے انکو پیدا فرمایا ہی۔ خبر صادق کی دو قسمین ہین۔ ایک خبر متواتر اور وہ
ایسی خبر ہی جو اتنے کثیر التعداد لوگون کی زبانون پر جاری ہو کہ جنکا کذب پر متفق ہوجانا عقلاً ناممکن ہی۔ یہ خبر موجب ہوتی
ہی علم ضروری کو۔ جیسے زمانۂ سابق کے بادشاہون اور دور دراز شہرون کا علم۔ دوسرے خبر رسول۔ وہ رسول جنکی
رسالت معجزہ سے ثابت ہو۔ یہ خبر موجب ہوتی ہی علم استدلالی کو۔ اس خبر سے جو علم حاصل ہوتا ہی وہ تیقن و ثبات مین
مشابہ ہوتا ہی اُس علم کے جو ثابت بالبداہت ہی۔ اب باقی رہی عقل تو وہ بھی سبب علم ہی۔ گو سمنیہ و ملاحدہ اسکے برخلاف ہین
جو علم عقل سے بالبداہت حاصل ہوتا ہی وہ ضروری ہی۔ جیسے علم اسبات کا کہ ہر شی اپنے جزو سے بڑی ہی۔ اور جو علم
عقل سے بطریق استدلال حاصل ہوتا ہی وہ اکتسابی ہی۔ ہان الہام البتہ اسباب معرفت سے نہین ہی۔ بجز ذات و صفات
باری تعالیٰ کے تمامی موجودات بجمیع الاجزا حادث یعنی موجود بعد العدم ہین۔ کیونکہ ان موجودات مین بعضے
اعیان ہین بعضے اعراض۔ اعیان وہ چیزین ہین کہ بالذات قائم ہوتی ہین۔ یعنی یہ کہ انکا تحیز تابع دوسرے کے تحیز کا نہین
ہوتا۔ اور اُنمین بھی بعضے مرکب ہین جنکو جسم کہتے ہین۔ اور بعضے غیر مرکب مثلاً جوہر جو کہ جزو لا یتجزی ہی۔ اعراض وہ چیزین ہین
جو بالذات قائم نہین ہوسکتی ہین۔ بلکہ تحیز مین اعیان کی تابع ہوتی ہین اور اجسام و جواہر مین حادث جیسے الوان و
اکوان و طعوم و روائح کہ یہ سب حادث ہین۔ بعضے مشاہدہ سے بعضی دلیل سے۔ پیدا کرنیوالا تمامی مخلوق کا وہی
واجب الوجود باری تعالیٰ ہی جو ایک ہی قدیم ہی حی ہی سب پر قادر ہی۔ کل چیزونکا جاننے والا سننے والا دیکھنے والا چاہنے والا
ارادہ کرنیوالا ہی۔ نہ عرض ہی نہ جسم ہی نہ جوہر ہی۔ نہ اُسکے لیے کوئی شکل و صورت ہی نہ اُسکے لیے کچھ حد و نہایت
نہ وہ ذی مقادیر ہی و اعداد اور نہ صاحب اجزا و افراد۔ نہ اُسمین ترکیب نہ اُسمین تناہی۔ نہ وہ کسیکا ہم جنس
نہ اُسکے لیے کوئی کیفیت۔ نہ وہ کسی زمانہ مین متمکن نہ اُسپر زمانہ جاری۔ نہ اُسکا صفات مین کوئی مثل نہ اُسکے علم
قدرت سے کوئی چیز باہر۔ ہان اُسکے لیے صفات ازلیہ ہین جو اُسکی ذات کیساتھ قائم ہین۔ اور یہ صفات نہ عین ذات ہین

غیر اسکے وہ صفات ازلیہ یہ ہین۔ علم، قدرت، حیات، قوت، سمع، بصر، ارادت، مشیت، فعل، تخلیق، ترزیق، کلام۔ اللہ تعالیٰ اُس کلام کا متکلم ہی جو اسکی صفت ازلیہ ہی۔ نہ وہ قبیل سے ہی حروف کے نہ قبیل سے اصوات کے۔ یہ کلام اُسکے ایسی صفت ہی کہ منافی ہی سکوت و آفت کے۔ اسی صفت سے اللہ تعالےٰ اچھی باتونکا حکم دیتا ہی۔ بُری باتون سے روکتا ہی۔ قصص و حکایات کی خبر دیتا ہی۔ قرآن کلام الٰہی ہی بیشک صفت ازلیہ ہی۔ نہ مخلوق بذریعہ اشکال و حروف اوراق و صفحات مین مرقوم ہی بواسطہ الفاظ متخیلہ قلوب مین محفوظ ہی۔ بوسیلہ حروف ملفوظہ مسموعہ زبانون پر جاری اور کانون تک پہونچتا ہی۔ نہ مصاحف مین حلول کر گیا ہی۔ نہ قلوب مین سرایت کر گیا ہی۔ نہ زبانونمین جم گیا ہی۔ نہ کانون مین بیٹھ گیا ہی۔ تکوین و تخلیق بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ازلیہ ہی۔ اور وہ عبارت اِس سے ہی کہ عالم اور اُسکے ہر ہر جزو کو اللہ تعالیٰ اُنکے اپنے وقت مین پیدا فرمائے جو اُنکے وجود کے واسطے اُسکے علم مین مقرر ہو چکا ہی۔ یہ تکوین ہم اہل سنت و الجماعت کے نزدیک مین مکون نہین۔ اور ارادہ ایسی صفت ازلیہ ہی جو اُسکی ذات کیساتھ قائم ہی۔ مخلوق کا قیامت کے روز جناب باری تعالےٰ کو دیکھنا بدلائل نقلیہ ضروری و ثابت ہی چنانچہ دلیل سمعی وجوہ یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة اِس امر کی اثبات مین وارد ہو چکی ہی کہ مسلمان اپنی آنکھون سے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کو دیکھینگے بالآخر اللہ تعالےٰ مومنین کو اس حیثیت سے دکھائی دیگا کہ نہ کسی جگہ مین ہو گا نہ کسی جہت مین اُنکی آنکھون کے سامنے ہو اور اُنکی آنکھ کی روشنی اُس پر پڑے۔ یا اُنکے اور اُسکے درمیان مین مسافت ہو۔ اللہ تعالےٰ بندون کے تمامی کردار کا پیدا کرنیوالا ہی کیا ایمان کیا طاعت کیا عصیان۔ اور یہ تمامی کردار نیک ہون یا بد اللہ تعالےٰ کی ارادہ و مشیت و حکم و قضا و قدر پر موقوف ہین۔ ہان بندون کے لیے افعال اختیاریہ ہین جنکی وجہ سے وہ مستحق ثواب ہوتے ہین بشرطیکہ فی نفسہ طاعت ہون۔ اور قابل عذاب ہوتے ہین بشرطیکہ معصیت ہون۔ بندون کے افعال حسنہ تو خدای تعالیٰ کی خوشنودی کیساتھ ہوتے ہین لیکن افعال قبیحہ مین خوشنودی ثابت نہین۔ استطاعت بندون کی کردار کیساتھ مقارن ہوا کرتی ہی اور یہی عین قدرت ہی جسکے باعث کردار بندون سے ظاہر ہوتے ہین اور اسکا اطلاق بر تقدیر سلامتی آلات و اسباب جوارح کے ہو گا۔ بندون کے مکلف بالشرع ہونیکا مدار اسی استطاعت و قدرت پر صحیح مانا جاویگا۔ بندونکو اُن چیزون کے تکلیف نہین دیجاتی جو اُنکی طاقت سے باہر ہین۔ جو آثار کہ ایک کی تاثیر سے دوسرے

پیدا ہوے ہین مثلاً کوئی کسیکو مارے یا کوئی شیشہ کو توڑے یا کوئی کسی کو قتل کرے تو مضروب کا چوٹ اور شیشہ کی ٹوٹ پھوٹ اور مقتول کی موت ایسا ہی اور اسکے مثل تمامی آثار اسد ہی کی پیدا کیے ہوے ہین۔ بندونکی کارگری نہین۔ مقتول اپنے وقت مقررہ کیوجہ سے مردہ سمجھا جائیگا۔ موت ایک امر وجودی ہے کہ مردہ کیساتھ قائم اسد تعالے کی پیدا کی ہوئی ہے۔ اور وقت مقررہ موتکا ایک ہی ہے نہ دو۔ حرام شے بھی رزق ہے۔ ہر انسان اپنا رزق (حلال ہو یا حرام) پورا کریگا بغیر اسکے ہرگز نہ مریگا۔ یہ نہین خیال کیا جاسکتا کہ انسان اپنا رزق کھاوے یا غیر اسکا رزق کھا جاوے۔ اسد جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ راست پر لگاتا ہے جو چیز بندون کے زیادہ مناسب ہو اسکا پیدا کرنا اسد تعالے پر ضروری ہرگز نہین۔ کفار اور بعضے گنہگار مسلمین پر عذاب قبر ہونا اور جنکی نسبت یقین کہ اسد کو معلوم و مقصود ہین انکے ساتھ نیک کار بندون کا قبر مین آرام و راحت پانا اور قبر مین منکر و نکیر کا آکر سوال کرنا۔ یہ سب امور دلائل سمعیہ و براہین قطعیہ سے ثابت ہین۔ مرنے کے بعد مردونکا اجزای اصلیہ سمیت اپنی قبرون سے زندہ ہوکر نکلنا برحق ہے میزان جس سے اعمال کا اندازہ ہوگا برحق ہے۔ نامہ اعمال جو قیامت کے دن نیک کارون کے داہنے ہاتھ اور بد کارون کے بائین ہاتھ مین دیا جاے گا، برحق ہے۔ موقف پر سوال پروردگار برحق ہے حوض کوثر برحق ہے جنت و دوزخ برحق ہین کہ پیدا ہو چکی ہین بلکہ اسوقت موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگی، نہ ان کو فنا ہی نہ انکے رہنے والون کو۔ بسبب گناہ کبیرہ کے مسلمان بندہ اسلام سے خارج و کفر مین داخل نہین ہوسکتا۔ مشرکین کے شرک کو اسد تعالے کبھی معاف نکرے گا۔ ان کے علاوہ باقی اور جتنے گناہ صغیرہ یا کبیرہ ہین انمین سے البتہ جسکو جسکے حق مین چاہیگا بخشدے گا۔ گناہ صغیرہ پر سختی اور گناہ کبیرہ کی بخشش ممکن ہے۔ بشرطیکہ یہ کبیرہ حلال جانکر نہ صادر ہوا ہو۔ کیونکہ کبیرہ کو حلال جاننا عین کفر ہے۔ اہل کبائر کے حق مین پیغمبرون اور نیک کار مسلمانون کی شفاعت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ مومنین مین سے اہل کبائر ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے۔ اگرچہ بغیر توبہ کیے کیون نہ مر گئے ہون۔ ایمان لغت مین تو نام ہے تصدیق کا۔ اور شرع مین ان چیزون کے سچ جاننے اور زبان سے اقرار کرنے کا جنکو رسول مقبول صلی اسد علیہ وسلم اسد تعالی کے

پاس سے لائے ہیں مسلمانون کے اعمال خیر بڑھتے رہتے ہین مگر ایمان نہ زائد ہوتا ہی نہ کم۔ ایمان واسلام ایک ہی چیز ہی جسوقت کہ بندہ مین تصدیق واقرار دونون پائے جاوین تو اُسکو اپنے حق مین یہ کہنا چاہیے کہ مین یقیناً مومن ہون، نہ یہ کہ مین مومن ہون اگر خدای تعالی چاہے۔ ہان سعید کبھی شقی ہوجاسکتا ہی کہ بعد ایمان نعوذ باللہ مرتد ہوجاوے۔ اور شقی سعید کہ بعد کفر بحول اللہ ایمان لے آوے۔ سعادت وشقاوت کا تغیر وتبدل ممکن ہی۔ اسعاد واشقا کا نہین کیونکہ یہ دونون صفات آلٰہیہ ہین۔ کہ اُسکی ذات وصفات مین تغیر ناممکن ہی۔ پیغمبرون کا دنیا مین بھیجنا خدا پر واجب نہین۔ البتہ یہ اُسکی حکمت ومصلحت سے خالی بھی نہین۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندون کے پاس اُنہین کے جنس کے پیغمبر روانہ فرمائے جو نیک کارون کو جنت کی بشارت دیتے ہین اور بدکارون کو جہنم سے ڈراتے ہین اور تمام لوگون کو دینی ودنیوی مقاصد ضروری بتلاتے ہین۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کے پیغمبری کو انکے معجزات وخوارق عادات سے مستحکم کرکے لوگون پر ظاہر فرمایا ہی۔ اول انبیا حضرت آدم علیہ السلام ہین اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بعض احادیث سے انبیا کا شمار ثابت ہوتا ہی لیکن بہتر یہ ہی کہ تعین مین کسی عدد پر نہ اکتفا کی جائے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے فرمادیا ہی منهم من قصصنا علیك ومنهم من لم نقصص علیك پس خوف ہی اس بات کا کہ کہین تعین ہماری زیادتی کے ساتھ ہوجاوے یہانتک کہ جو لوگ عنداللہ اسم تہ پر فائز نہین ہین وہ بھی اِن مردمین آجاوین یا کہین تعین ہماری کمی کے ساتھ ہوجاوے یہان تک کہ بعضے حضرات جو اس گروہ مین سے ہین خارج ہوجائین کہ یہ دونون امر خالی از اشکال نہین۔ کل انبیا باری تعالےٰ کی اوامر ونواہی بندون کو بتلانے والے۔ احکام شرعیہ پہنچانیوالے۔ راست گوئی کے ساتھ مخلوق کو نصیحت کرنے والے ہین۔ سب مین بہتر ہمارے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ تمامی فرشتے اللہ تعالےٰ کے بندے اور اُسکے حکم پر کارگذار ہین۔ نہ وہ مرد ہین نہ عورت۔ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبرون پر چند کتابین نازل فرمائی ہین، کہ جنمین اپنے مامورات ومنہیات ووعدہ وعید ظاہر کیے ہین

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا بیداری کی حالت مین مع الروح والجسد آسمان دنیا تک چڑھنا اور
وہان سے اُن منازل عالیہ کو طے فرمانا جو خداے تعالیٰ کی مشیت مین تھے برحق ہی۔ اولیاء کرام
سے کرامات اور خوارق عادات کا ظاہر ہونا برحق ہی پس کرامت ہمیشہ برخلاف عادت ولی کے
ظاہر ہوتی ہی۔ مثلاً تھوڑے زمانہ مین مسافت بعیدہ طے کرجانا، طعام و شراب و لباس کا بروقت
حاجت نمودار ہوجانا، پانی پر چلنا ہوا پر اُڑنا، جمادات و بے زبانون کا کلام کرنا، موجود بلیات کا
جاتا رہنا، دشمنون کی سختی پر غالب آجانا اسی طرح اور امور کا برخلاف عادت ظاہر ہونا جس رسول
کی امت مین کسی سے یہ کرامات وخوارق عادات ظاہر ہونگے اُس رسول کے حق مین انکا ظہور بھی
معجزہ سمجھا جاوے گا۔ کیونکہ ان کرامات سے یہ بات ظاہر ہوجاوے گی کہ یہ فرد امت رسول
ولی ہی حالانکہ ولی نہین ہوسکتا جبتک کہ اپنے دین مین دینداری نہ ثابت کرلے۔ جو کہ اپنے رسول کی
رسالت کا قلب و زبان سے اقرار ہے۔ بعد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سب لوگون مین بہتر
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین۔ پھر حضرت عمر فاروق۔ پھر حضرت عثمان ذی النورین
پھر حضرت علی مرتضےٰ۔ ان چارون حضرات کی خلافت و نیابت نبویہ بھی اسی ترتیب سے ہی۔ خلافت
بعد وفات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم صرف تیس برس ہی۔ ازان بعد پادشاہی و امارت جاری
ہوگئی۔ ہر زمانہ مین مسلمانون کے لیے ایک ایسے امام کی ضرورت ہی جو اُنکے کارہای ضروریہ
انجام دے سکے۔ اُنپر حدود شرعیہ قایم کرسکے اور اُنکی سرحدون کو کفار سے محفوظ رکھ سکے اور اُنکے
لشکرون کو بروقت جہاد آرایش و زینت دے سکے اور اُنسے زکوٰۃ و صدقات وصول کرسکے اور
چورون اور راہزنون اور باغیون کو پست پا کرسکے اور جمعہ و عیدین قایم کرسکے، اور جو جھگڑا اُن
لوگون کے درمیان آپس مین ہو۔ اسکو فیصلہ کرکے اُٹھا سکے اور جو شہادتین لوگون کے حقوق پر
دیجائین اُنکو قبول کرسکے، اور نابالغ لڑکے لڑکیونکا (جب اولیا باقی نرہین) نکاح کرسکے اور
مال غنیمت کو تقسیم کرسکے۔ پھر امام کو ہر وقت علیٰ رؤس الاشہاد ظاہر رہنا چاہیے۔ نہ اوقات
فتنہ و فساد مین پنہان نہ منتظر صلاح زمان۔ اور امام کو قریشی ہونا چاہیے نہ غیر قریشی، قریش مین امامت

بنی ہاشم و اولاد حضرت علیؓ کے ساتھ ہرگز خاص نہین۔ اور امام وقت کو تمامی گناہون سے پاک و معصوم ہونا اپنے تمامی ہمعصرون سے افضل ہونا کچھ درکار نہین۔ البتہ لوگون پر پوری پوری ولایت مطلقہ کا حاصل ہونا ضروری ہی کہ مسلمان ہو حر ہو مرد ہو عاقل ہو بالغ ہو۔ اور مسلمانون کے کل کامون مین اپنے رعب و دبدبے بزور رای دست اندازی و مداخلت کرسکتا ہو اور سلیقہ ہو ریاست و شجاعت وغیرہ کی احکام جاری کرنے اور حدود اسلام کے محفوظ رکھنے اور مظلوم پر ظالم کے شر سے انصاف دینیکی قدرت تامہ رکھتا ہو۔ امام اللہ تعالےٰ کی فسق و فجور اور رعایا پر ظلم و جور کیوجہ سے معزول ہرگز نہین ہوسکتا۔ ہر نیک کار و بدکار کے پیچھے نماز درست ہی اور ان دونون کی نماز جنازہ جائز۔ صحابہؓ کو خیر ہی کے ساتھ یاد کرنا چاہیے۔ عشرہ مبشرہ کے حق مین جنکو رسول مقبول نے جنت کی بشارت دی جنتی ہونیکا اعتقاد رکھنا چاہیے۔ ایسا ہی حضرت فاطمہؓ و حضرات حسنینؓ کے جنتی ہونے مین کچھ کلام نکرنا چاہیے۔ مسح علی الخفین کو سفر و حضر دونون حالتون مین جائز سمجھنا چاہیے۔ نبیذ تمر کو حرام نہ جاننا چاہیے۔ ولی انبیا کے مرتبہ کو ہرگز نہین پہونچ سکتا۔ بندہ مین جبتک ہوش و حواس ہین اُس سے مامورات و منہیات مین سے کوئی حکم شرعی ساقط نہین ہوسکتا۔ تمامی نصوص ہمیشہ اپنے معانی ظاہری پر محمول کیے جائینگے۔ معانی ظاہر کو چھوڑکر دیگر معانی کو اختیار کرنا (جو شیوہ ہی ملاحدہ کا) عین الحاد ہی۔ احکام شرعیہ سے انکار کرنا اور معصیت صغیرہ یا کبیرہ کو حلال ماننا اللہ تعالےٰ سے بخشش کی اُمید رکھنا اللہ تعالےٰ سے بالکل نڈر ہو جانا۔ کاہن جو غیب کی خبر دے اُسکی تصدیق کرلینا یہ سب امور کفر ہین۔ معدوم ہرگز شے نکہلاویگی زندون کے مردون کیلیے دعا نجات کرنے اور انکو ایصال ثواب کیغرض سے صدقات و خیرات دینے مین بیشک نفع متصور ہی۔ اللہ تعالےٰ بندونکی دعائین قبول فرماتا ہی اور انکی حاجتین برلاتا ہی۔ جو علامات قیامت رسول مقبول نے بیان فرمائی ہین کہ دجال و دابۃ الارض و یاجوج و ماجوج کا نکلنا حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان سے اُترنا آفتاب کا بجانب غرب طلوع ہونا یہ سب حق ہین۔ انمین کچھ شک نہین مجتہد کبھی خطا کرتا ہی کبھی صواب بشر کے پیغمبر افضل ہین ملائکہ کے پیغمبرون سے اور ملائکہ کے پیغمبر افضل ہین بقیہ تمامی افراد انسان سے خاصان خدا ہون یا غیر خاصان خدا افضل ہین بقیہ تمامی فرشتون سے